ڈاکٹر محمد حسان اشرف عثمانی

آپ کا سوال

قارئین صرف ایسے سوالات ارسال فرمائیں جو عام دلچسپی رکھتے ہوں اور جن کا ہماری زندگی سے تعلق ہو، مشہور اور اختلافی مسائل سے گریز فرمائیں............................ (ادارہ)

سوال: اسنوکر کا کلب چلانا جائز ہے کہ نہیں؟ اگر ناجائز ہے تو اس کی کیا وجوہ اور قباحتیں ہیں؟ اگر ان قباحتوں کو دور کردیا جائے تو کیا یہ جائز ہوسکتا ہے؟ اور یہ کاروبار فی نفسہٖ ناجائز ہے یا کسی خارجی خرابی کی وجہ سے ناجائز ہے؟ اگر جائز طریقے سے یہ کام کرنے کی گنجائش ہے تو اس سے مطلع فرمادیں اور اگر کوئی صورت جواز کی نہیں ہے تو اس سے بھی مطلع فرمادیں۔

جواب: واضح رہے کہ اسنوکر کلب چلانے میں عموماً جوئے کا معاملہ شامل ہوتا ہے، یعنی جو ہار جائے اسے رقم ادا کرنی پڑتی ہے، نیز اس میں موسیقی، تصاویر اور دیگر خرافات پائے جاتے ہیں، مثلاً کھیل میں اس قدر انہماک پایا جاتا ہے کہ فرض نماز اور دیگر فرائض وواجبات، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال تک نہیں رہتا، اس لئے ان منکرات کی وجہ سے اسنوکر کلب کو ذریعہ معاش بنانا درست نہیں ہے۔

البتہ اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کے بارے میں یہ تفصیل ہے:

جن اسنوکر کلبوں میں مالک کی طرف سے جوئے کی باقاعدہ سہولت فراہم کی جاتی ہو اور اسی رقم کو مالک وصول کرتا ہو تو مالک کا یہ عمل ناجائز ہے، اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی حرام ہوگی اور اگر مالک کی طرف سے باقاعدہ یہ سہولت نہیں فراہم کی جاتی، مگر جوا کھیلنے کی اجازت ہوتی ہے تو جوئے کے پیسوں کا لینا جائز نہیں ہوگا البتہ اگر کسی اسنوکر کلب میں مالک کی طرف سے جوا کھیلنے کی اجازت نہ ہو اور پھر کچھ لوگ جوا کھیلتے ہوں تو اس کا وبال کھیلنے والوں پر ہوگا، مالک پر نہیں ہوگا، ایسی صورت میں اس کلب سے حاصل ہونے والی

آمدنی حرام نہیں کہلائے گی، لیکن پیشے کے طور پر اسے اپنانا بھی بہتر نہیں ہے، لہٰذا اس سے گریز کرنا چاہئے۔ (تفسیر بن کثیر ۳: ۱۷۸)

سوال: میری والدہ جن کی عمر پینسٹھ سال ہے وہ اپنی بہن اور بہنوئی کے ساتھ فرض حج کے لئے جانا چاہتی ہیں تو کیا شرعاً اس کی اجازت ہے؟ جبکہ والدہ کا سعودی عرب میں محرم نہیں ہے۔ اور ممکن ہے کہ رشتہ داروں میں سے ایک دو عورتیں مزید چلی جائیں۔

جواب: مذکورہ صورت میں چونکہ سفر حج کے لئے آپ کی والدہ کا کوئی شرعی محرم نہیں ہے، تو اصل مذہب احناف کے مطابق ان کا حج کے لئے بغیر محرم کے جانا جائز نہیں، اور ایسی صورت میں ان پر حج کے لئے جانا واجب نہیں۔ بلکہ وہ محرم ملنے کا انتظار کریں، اور وہ حج پر نہ جانے کی وجہ سے گناہگار بھی نہ ہوں گی، البتہ اگر کوئی محرم نہ ملے تو ان پر یہ وصیت کرنا لازم ہے کہ اگر وہ اپنی زندگی میں حج نہ کرسکیں تو ان کے مرنے کے بعد ان کے ترکہ کی تہائی سے حج بدل کرادیا جائے۔

البتہ ایسی صورت میں حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی رحمہما اللہ کے مذہب کے مطابق اِن شرائط کے ساتھ جانے کی اجازت ہے کہ عورت پر حج فرض ہو اور اس کے ساتھ سفر حج میں شوہر اور محرم نہ ہو یا شوہر محرم ہو مگر وہ اس کے ساتھ جانے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں، نیز عورت کو ان کے بغیر سفر کے دوران کسی گناہ اور فتنہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو اور قابل اعتماد عورتوں کی جماعت کے ساتھ وہ جارہی ہو تو حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان شرطوں کے ساتھ بغیر محرم کے سفرِ حج کے لئے جانے کی گنجائش ہے۔

مذکورہ بالا شرائط پائے جانے کی صورت میں آپ کی والدہ کے لئے سفر حج کی گنجائش ہوگی، جبکہ عمر زیادہ ہو اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔ (مرقاۃ المفاتیح: ۵: ۳۸۶)

سوال: "اعمالکم عمالکم کما تکونوا یولی علیکم او یؤمر علیکم" یہ کسی کا مقولہ ہے یا حدیث؟ اگر حدیث ہے تو کس درجہ کی ہے؟

جواب: عبارت "اعمالکم عمالکم کما تکونوا یولی علیکم او یؤمر علیکم" دو جملوں پر

مشتمل ہے، ان میں سے پہلا جملہ "اعمالکم عمالکم" تلاشِ بسیار کے باوجود سنداً نہ مل سکا، اس لئے ثابت نہیں۔

دوسرا جملہ "کما تکونوا یولی علیکم او یؤمر علیکم" مرفوعاً دو طریق سے آیا ہے، ان میں سے ایک طریق حسن عن أبی بکرۃ کا ذکر مسند الشہاب میں، اور دوسرے طریق ابواسحاق السبیعی کا ذکر مسند الفردوس اور شعب الایمان میں ہے، البتہ ہر دو طریق پر کلام ہے، جس کی وجہ سے حضراتِ محدثینؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے، البتہ اس حدیث کا معنی اور مفہوم، قرآن مجید، حدیث اور سلف صالحین سے ثابت ہے۔

(۱) قرآن مجید میں ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ(الروم:٤١)

ترجمہ: لوگوں نے اپنے ہاتھوں جو کمائی کی، اس کی وجہ سے خشکی اور تری میں فساد پھیلا، تاکہ انہوں نے جو کام کئے ہیں اللہ اُن میں سے کچھ کا مزہ اُنہیں چکھائے، شاید وہ باز آجائیں۔ (آسان ترجمۂ قرآن)

(۲) وَكَذٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (سورۂ انعام،۱۲۹)

وقال ابن عباس : اذا رضی الله عن قوم ولی امرهم خيارهم ، اذا سخط الله علی قوم ولی أمرهم شرارهم، تفسیر قرطبی(۷/ ۸۵)

اس آیت کی تفسیر کے تحت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے راضی ہوتے ہیں تو اُن کا انتظام اُن کے بہترین لوگوں کے حوالے کردیتے ہیں، اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر ناراض ہوتے ہیں تو ان کا انتظام، ان کے بدترین لوگوں کے حوالے کردیتے ہیں۔

☆☆☆

CamScanner